سوال

(208)جو شخص طلوع فجر کے بعد کھائے پئیے اس کا روزہ نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

میں نے سوموار کے دن نفلی روزہ کی نیت کی لیکن اذان فجر کے بعد میں نے پي لیا توکیا یہ روزے مجھے مکمل کرنا چاہیے ؟ کیا اس کا ثواب ملے گا یا نہیں ؟ جو شخص نفلی روزے میں اذان فجر کے بعد کھاپي لے توکیا اسے یہ روزہ مکمل کرنا چاہیے ؟ رہنمائی فرمائیں ۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

روزے دار کے لیے ضروری ہے کہ جب اس کا روزہ فرض ہو تو وہ اس وقت کھانے پینے اور دیگر تمام ایسی اشیاء سے رک جائے جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جب اسے یقین ہو جائے کہ فجر طلوع ہوگئی ہے یا وہ کسی ایسے موذن کی اذان سن لے جس کی عادت یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد اذان دیتا ہے یا اذان دینے کے لیے ایسے کیلنڈر کو سامنے رکھتا ہے جس میں طلوع فجر کے اوقات بے حد احتیاط کے ساتھ درج کیے گئے ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَكُلوا وَاشرَ‌بوا حَتّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيطُ الأَبيَضُ مِنَ الخَيطِ الأَسوَدِ مِنَ الفَجرِ‌... ١٨٧ ... سورة البقرة

''اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے ۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

(ان بلالا یوذن بلیل 'فکلوا واشربوا حتی ینادي ابن ام مکتوم) (صحيح البخاري' الاذان' باب اذان الاعمیٰ اذا ... الخ' ح : 617)

''بلال رات کو اذان دیتا ہے تم کھاؤ پیو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے ۔''

ابن ام مکتوم ایک نابینا آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک ان سے یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے، صبح ہو گئی ہے ۔

اگر طلوع فجر کے بعد اس نے کچھ کھاپي لیا یا کوئی مفطر چیز استعمال کرلی تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، اسی طرح نفلی روزہ رکھنے والے نے بھی اگر طلوع فجر کے بعد کچھ کھاپي لیا یا کوئی مفطر چیز استعمال کرلی تو اس کا روزہ بھی نہیں ہوگا ہاں البتہ فرض اور نفل روزے میں اس اعتبار سے ضرور فرق ہے کہ نفلی روزہ کی نیت دن کو بھی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ طلوع فجر

کے بعد سے روزہ کی نیت کرنے تک کچھ کھایا پیانہ ہواور نہ کسی اورایسی چیز کو استعمال کیا ہوجس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور آپ نے فرمایا:

(ہل عندکم شئی؟ فقلنا: لا' قال: فانی اذن صائم ثم اتانا یوما اخر فقلنا: یارسول اللہ! اہدي لنا حیس' فقال: ارینہ' فلقد اصبحت صائما فاکل) (صحیح مسلم' الصیام' باب جواز صوم النافلۃ بنیۃ من النہار الخ' ح:1154)

''کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟''ہم نے عرض کیا، نہیں! تو آپ نے فرمایا ''پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں ''ایک دن آپ پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس حلوے کا تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا مجھے بھی دکھاؤ(آپ نے فرمایا) میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے کھالیا۔''

نیت کے بارے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

(انما الاعمال بالنیات' وانما لکل امری ما نوی) (صحیح البخاري' بدء الوحی' باب کیف کان بدء الوحی الخ' ح:1 وصحیح مسلم' الامارۃ' باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ الخ' ح:1907)

''تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے صرف وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج2 صفحہ175

محدث فتوی